جناب شفیق الدین فاروقی

عالمی دہشت گرد ہماری ایٹمی اور دفاعی صلاحیت کو چھین رہے ہیں

ایوان بالا سینٹ آف پاکستان میں مولانا سمیع الحق کی اذانِ حق

ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی، ڈاکٹر قدیر خان اور سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ کے سلسلہ میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے سینٹ میں تحریک داخل کی تھی جو کہ منظور کر لی گئی اس کے حق میں مولانا سمیع الحق مدظلہ نے مورخہ 16-02-04 کو سینٹ کے اجلاس میں درج ذیل تقریر فرمائی جسے سینیٹ کے ریکارڈ کردہ آفیشل رپورٹ سے من وعن نقل کیا گیا ہے، نذر قارئین ہے...... (ادارہ)

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب، میں انتہائی اختصار کے ساتھ گزارش کروں گا، میرے محترم اراکین سینیٹ نے بڑے سیر حاصل طریقے سے بات کی ہے۔ اپنے سائنسدانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ ترین باب ہے، میرے خیال میں رہتی دنیا تک اسے نہ دھویا جاسکے گا، نہ مٹایا جاسکے گا، سقراط کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا آج تک دنیا اس قوم کا ذکر کر رہی ہے، جنہوں نے علم اور اپنی قوم پر احسانات کی پاداش میں ان کو تہہ خانوں میں ڈالا، نظر بند کیا، پھر آخر میں زہر کا پیالہ پلایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک وقتی مسئلہ نہیں ہے جیسا کہ ہمارے محترم اراکین نے اشارہ کیا، یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آج بھی ہم اس پر بند باندھ سکیں اور اس کو روک سکیں تو یہ ہماری اپنی آزادی، قوم وملک کی سالمیت کے ساتھ احسان ہوگا۔

<u>امریکہ کو سازگار ماحول کی تلاش تھی:</u> میں سمجھتا ہوں کہ بہت پہلے سے غیر اسلامی قوتیں یہ برداشت نہیں کر رہی تھیں کہ کسی اسلامی ملک کے پاس جوہری توانائی کی قوت آجائے۔ پہلے ہی دن سے امریکہ اور اس کے حواری ہرگز برداشت نہیں کر سکے کہ پاکستان ایٹمی قوت بنے۔ قدرت نے افغانستان میں ایسے حالات پیدا کئے کہ روس کے ساتھ سب جنگ میں لگ گئے اور پاکستان اس کی فرنٹ لائن میں تھا۔ اس وقت امریکہ مجبوراً ان حالات کے وجہ سے پاکستان کے بارے میں جو کچھ بھی اس کو معلوم ہو رہا تھا وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس سے چشم پوشی کر رہا تھا۔ سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد مسلسل اس نے دباؤ ڈالنا شروع کیا، ابھی ہم نے دھماکہ نہیں کیا تھا کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلے اٹھائے گئے، قریب تھا کہ پارلیمنٹ اس کو پاس کرے، پوری قوم نے ایک آواز ہو کر اس کو مسترد کیا، الحمدللہ ہم

اس پر دستخط کرنے سے بچ گئے۔ اس کے بعد دھماکہ کرنے کا وقت آیا' تو کلنٹن خود بار بار ہر طریقے سے دباؤ ڈال رہا تھا کہ یہ سلسلہ آگے نہ چلے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کی حکومت نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور دھماکہ کیا گیا۔ اللہ نے ہمیں یہ نعمت دی' یہ ہماری اہلیت سے زیادہ اللہ کا احسان تھا کہ امت مسلمہ کو بھی ایک ایٹم بم مل گیا۔

اسلامی بم: دھماکے کرنے کے فوراً بعد اسے اسلامی بم کا نام دیا گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے امریکہ اور یورپ کا بم عیسائی بم نہیں تھا' جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی کو تباہ کیا تھا۔ ہندوستان نے بم بنایا تو اس کو ہندو بم نہیں کہا گیا۔ اسرائیل کو بم بنا کر دیا گیا' اسے خود مسلح کیا گیا' ساری جوہری صلاحیتیں وہاں پہنچائی گئیں اس بم کو یہود بم نہیں کہا گیا۔ چین کے بم کو بدھ مت بم نہیں کہا گیا۔ روس کے بم کو کمیونسٹ بم نہیں کہا گیا۔ حالانکہ بم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے لیکن جب پاکستان نے بم بنایا تو پوری دنیا میں طوفان اٹھا کہ یہ بم اسلامی بم ہے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے پندرہ سال سے وہ سمجھ رہے ہیں اور یہ ساری چیزیں ان کے علم میں تھیں وہ مجبوراً حالات کی وجہ سے خاموش رہے۔ اپنے لئے ساز گار ماحول پاکستان میں دیکھنا چاہتے تھے۔

ہمارا تو سب کچھ چھن گیا: بدقسمتی سے گیارہ ستمبر کے بعد ہمارے ساتھ وہ ہوا جو عراق اور افغانستان کے ساتھ ہوا ہے وہ کھل کر دنیا کے سامنے ہے۔ دنیا اس کے اوپر احتجاج بھی کر رہی ہے وہاں کے کھنڈرات' ان کی لاشوں کو دیکھ رہے ہیں' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عراق اور افغانستان سے زیادہ ہمارے ساتھ سب کچھ ہوگیا ہے' جس پر دنیا خاموش ہے' ہماری تباہی اور بربادی ان کو نظر نہیں آتی۔ وہ ہماری چمکتی' زرق برق بلڈنگز کو دیکھ رہے ہیں' سڑکوں کو دیکھ رہے ہیں اور حکمران خوش ہیں کہ ہم نے پاکستان کو بچالیا ہے' لیکن افغانستان اور عراق کا تو اب بھی سب کچھ بچا ہے' وہ آزادی کی حمیت' ہے جذبہ جہاد ہے' ہمارے پاس وہ بھی کچھ نہیں ہے۔

ہم غیر اعلانیہ عراق اور افغانستان کی طرح غلامی میں آگئے۔ ہمارے ایئرپورٹ ان کے قبضے میں ہیں' ہمارے ہاں FBI دندناتی پھر رہی ہے۔ ہماری intelligence کے تبادلے ان کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہمارے دینی ادارے اور مساجد تک محفوظ نہیں ہیں۔ ہماری جہادی قوتیں تخریب کار اور دہشت گرد قرار دے دی گئی ہیں۔ ہمارے ایٹمی سائنسدانوں کے ساتھ بھی رسوا کن سلوک ہو رہا ہے امریکہ سمجھ رہا تھا کہ اب میرے لئے یہاں بہت ساز گار ماحول ہے یعنی امریکہ کیلئے موسم بہار ہے' پاکستان میں کہ جو کچھ بھی یہاں بونا چاہیں بو سکتے ہیں۔ وہ اس انتظار میں تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ اب ایک ٹیلیفون پر ہمارا مدعا اور مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے شور مچانا شروع کیا' جوہری قوت کے پھیلاؤ کا۔

یہ جوہری قوت سلب کرنے کی تمہید ہے: یہ ایک منصوبہ ہے' ایک تمہید ہے اس جوہری قوت کو سلب کرنے کیلئے۔ اس سے زیادہ مناسب موقع انہیں مل نہیں سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کہ ہم نے بہت بڑی زیادتی کی' اس

مسئلے کو نہ ہم عدالت میں لے کر گئے' نہ پارلیمنٹ میں لائے' نہ جن پر الزام تھا ان کو قوم کے سامنے لایا گیا' ہم بار بار یہ کہہ رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر تڑپ رہے تھے کہ مجھے قوم کے سامنے بات کرنے دی جائے لیکن ہم نے ان کو قوم کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ نہ کسی عدالت میں انہوں نے اپنی صفائی پیش کی۔

نزلہ ڈاکٹر قدیر پر گرا: جب مختلف طریقوں کو آزمایا گیا تو شاید یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اب جرنیل بھی ملوث ہوں گے اور اس زمانے کی فوج بھی اس کی لپیٹ میں آئے گی تو پھر انہیں قربانی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ یہ عیدالاضحیٰ قربانی کے دن تھے' ہم نے اپنے ہیرو کو قربان کر دیا' جس کی تلافی اب میرے خیال میں قیامت تک ہم نہیں کر سکتے۔

ہم سائنس اور ٹیکنالوجی (Science and technology) پر تقریریں کرتے ہیں' اس پر زور دیتے ہیں اور مختلف وزارتیں قائم کر رہے ہیں' ڈاکٹر عطاالرحمٰن کا شعبہ ہم نے قائم کیا ہے۔ ہر جگہ لیکچر (Lecture) ہوتا ہے۔ مگر اب تو Science and technology سے لوگ توبہ کریں گے اور اپنی اولاد کو وصیت کریں گے کہ خدا کے لئے اس جرم کا ارتکاب نہ کریں' میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے جو بھی ہوا ہے جیسے بھی ممکن ہو اس کی تلافی کریں۔ جنرل صاحب یہ بحران اگر اکیلے حل نہیں کر سکتے اور وہ مشکل حالات میں پھنسے ہوئے ہیں تو ہم سب ان کی مدد کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ قوم کی بقاء کا مسئلہ ہے' پاکستان کی آزادی کا مسئلہ ہے۔ اخلاص سے سارے سیاستدانوں کو بٹھائیں' باہر جو ہیں انہیں بھی بلائیں اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھیں کہ بھئی اس دلدل سے ہم کیسے نکلیں گے۔ ہمارے اس اعتراف نے دشمن کو یہ موقع دیا کہ وہ سمجھے کہ تمہارے پاس یہ چیزیں یہ جوہری صلاحیت غیر محفوظ ہے' تم اس کے اہل نہیں ہو' تم Corrupt ہو اور تمہاری حکومتیں بھی' جو پچھلے پندرہ یا بیس سالوں میں تھیں وہ بھی اس کا تحفظ نہیں کر سکیں۔ تو دشمن نے آج ہاتھ پکڑ لیا' پھر بازو پکڑ لیا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کل پرسوں وہ گلے میں بھی ہاتھ ڈال لے گا' گلا دبائے گا کہ بھئی یہ طاقت ہمیں دے دو' تمہارے ہاتھوں میں یہ محفوظ نہیں ہے۔ یہاں بنیاد پرستی ہے یہاں ٹیررازم ہے

جناب چیئرمین: اب ختم کریں۔

عقیدہ اور دفاع دونوں زد میں ہیں:

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! دو چیزیں ہماری بقا کا ذریعہ ہیں' امت مسلمہ کا ایک نظریہ' عقیدہ اور جذبہ جو پاکستان کی تخلیق کی بنیاد ہے اس پر بھی دشمن نے وار کرنا شروع کیا ہے۔ دینی تشخص کو وہ ختم کر رہا ہے' وہ اس ملک کو سیکولر اور لبرل اسٹیٹ (Secular and liberal state) بنانے پر لگا ہوا ہے۔ مدارس کے پیچھے پڑ گیا ہے' جہادی تنظیموں کو ختم کر رہا ہے۔.......... دوسری چیز دفاعی صلاحیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفاعی صلاحیت کا اگر ہم تحفظ نہ کر سکے تو پھر ساری قوم کو اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنا ہونگے۔ امریکہ کو تو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پورے افغانستان کو بمباری کر کے کھنڈرات بنا دے۔ ڈیزی کٹر بم (daisy cutter bomb) تھا یا کیا تھا پندرہ پندرہ ہزار

ٹن کے بم اس نے وہاں گرائے۔

جناب چیئرمین: اب تقریر ختم کریں۔

مولانا سمیع الحق: ابھی اس نے ایک نئے بم کا تجربہ کیا اس کو ام القنابل یعنی بموں کی ماں (mother of all bombs) کا نام دیا گیا ہے۔ وہ بم ایک قیامت برپا کردیتا ہے۔ تو کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہے۔ جیسے ایٹمی نگرانی کرنے والے ادارہ کے سربراہ البرادی نے کہا ہے کہ امریکہ بھی ہتھیار پھیلانے کے اس جرم میں ملوث ہے تو اس کو اپنے گھر سے آغاز کرنا چاہیے' ہم سمجھتے ہیں کہ اگر امریکہ ابتدا کرے تو پوری اسلامی دنیا اس سے دستبردار ہو جائے گی۔ اور دنیا امن اور سکھ کا سانس لے گی۔

جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو اتنا ہلکا نہیں لینا چاہیے اور میں یہ کہتا ہوں کہ شاید جنرل صاحب یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ یہ سب کچھ میرے دور میں تو نہیں ہوا ہے' ہر بوجھ اپنے سر پر لینے کی کیا ضرورت تھی؟ پندرہ سال کے واقعات ان سے پہلے کے تھے' وہ کہہ سکتے تھے کہ اس وقت کے جو حکمران تھے اس وقت کے جو جرنیل تھے' ان کے بارے میں اس وقت تم کیوں خاموش تھے۔ اس وقت سب کچھ ان کو معلوم تھا لیکن جنرل صاحب خواہ مخواہ سینگ اڑاتے ہیں اور ان کو خوش کرنے میں لگ جاتے ہیں اور وہ پھر سینگ واپس نہیں نکال سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کمیشن بھی بنائیں جیسا کہ ایک فاضل رکن نے تجویز دی لیکن ہم نے بہت کمیشن بھی دیکھے ہیں۔ ہم نے سقوط مشرقی پاکستان پر کمیشن بنایا' وہ کمیشن آج تک ......

جناب چیئرمین! تقریر ختم کریں جی۔ ٹائم ختم ہو گیا۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! ہم نے سقوطِ مشرقی پاکستان کے مجرمین کو ٹی وی پر پیش نہیں کیا کہ وہ معافی مانگیں' ہم نے آئین کو توڑنے والوں کو بھی پیش نہیں کیا۔ ہم نے اسمبلیوں کو توڑنے والوں کو بھی پیش نہیں کیا' ہم نے کرپٹ اور کروڑوں اربوں روپے لوٹنے والوں کو اور سوئٹزرلینڈ (Switzerland) کے بینکس کو بھرنے والوں کو بھی قوم کے سامنے پیش نہیں کیا۔ (اس موقع پر تمام ایوان نے ڈیسک بجائے) کہ وہ قوم سے معافی مانگیں اور ایک نجات دہندہ جس نے ہمارے ملک کو اگر نجات نہ دی ہوتی تو آج ہم غلام ہوتے' بھارت یہاں آیا ہوتا۔

جناب چیئرمین صاحب! ایک طرف بھارت ہے۔ جو سرحد پر دیواریں (Boundry line) بنا رہا ہے۔ راتوں رات سو سو گز دیوار اٹھ رہی ہے' دوسری طرف ہندو وہاں آکر بیٹھ گیا ہے اور امریکہ جو کچھ افغانستان میں کر چکا ہے وہ یہیں بھی کرنا چاہتا ہے۔ آپ کا ہتھیار چھیننا چاہتا ہے۔ پوری قوم' حکومت' پارلیمنٹ کو اس مسئلے پر ترجیحی بنیاد پر غور کرنا چاہیے کہ ہم اس ہتھیار کو کیسے محفوظ کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ جناب